



وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



BADR - QADIAN



تشیکی

Handwritten notes in Urdu script.

ای جہاں منتظر عشق باش کا مدت ان

۱۲۵ شوال ۱۳۵۵ھ علی صاحبہما التیوت

Digitized by Khilafat Library

گوئی با تو گرائی چہا در قادیان بینی

در شریعت طبیعت

اول - بیعت کنندہ ہے دل سے عہد اس بات کا کہ...

کسی وفاداری کر گیا اور برعکس ماننی بہ تنہا ہو...

حضرت سید علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کی جماعت کا مذہب

شرح قیمت ابد

دایان ریاست و گدشت منہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں...



## انسان کے شغل کا اثر اس کی زندگی پر

انسان جو کچھ کاروبار کرتا ہے۔ اس کا اثر اس کی عمر کو گنتا ہے اور بڑھانے میں بہت مدد کرتا ہے۔ یہ امر آسانی سے سمجھ میں آ جانا چاہیے۔ کارخانوں میں کام کرتے اور خصوصاً دیہاتی بنانے کے کارخانوں یا تانبا کے یا جھت کی کارخانوں میں یا ایسے ہی دیگر مقامات پر کہ جہاں کی ہوا ناقص ہو کام کرنے سے انسان کی صحت دن بدن رو بہ تنزل ہو جاتی ہے اور وہ انسان جلد تر قبر کا راستہ تلاش کرتا ہے۔

اس میں کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ لوگ پیشہ اور وہ لوگ جن کو زیادہ تر ایک جگہ پر بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے اور تازہ ہوا سے وہ عموماً اس طرح محروم رہتے ہیں۔ کیوں اپنی پوری عمر کو تین سو پچھتے اور بہ نسبت ان لوگوں کے کہ جو اس مسئلہ میں ان کی نسبت زیادہ خوش نصیب ہوتے ہیں جلد تر اپنی زندگی کا خاتمہ کر بیٹھتے ہیں۔

اس معاملہ میں علم طب و علم صحت کے ماہرین جو تجربہ دار مشاہدے کرتے ہیں وہ نہایت ہی بیش قیمت اور پراز نصیحت ہیں۔ اس ضمن میں گذشتہ ماہر ان کے تجربات کے علاوہ حال ہی میں انگلستان کے ایک مشہور ڈاکٹر آر بی جے جو بہت سے تجربے کرتے ہیں۔ وہ اس تالیق میں کہ ہر ایک انسان اس کو سنے پڑھے اور عمل درآمد کر کے ان سے استفادہ کرے ڈاکٹر ایچ صاحب کے تجربے کا اگر لب لباب بیان کیا جاوے تو وہ یہ ہے کہ دولت مند اور سخی (غیر شغل) جماعت کو جو شہر میں رہتا ہے وہاں رہتا ہے۔ اس جماعت کی نسبت کہ جو عموماً دیہاتوں میں رہتی اور اپنا پیٹ پانے کے لئے سخت محنت اور مشقت کرتی ہے بہت کم عمر نصیب ہوتی ہے۔

ایک آسودہ حال اور فاسخ البال شخص کا دنیا میں کوئی مستقل اور سنجیدہ مدعا زندگی ہوتا ہی نہیں۔ اس کی زندگی ایک سلسلہ مگر براے نام خوشی کا دورہ ہوتی ہے۔

اول وہ قدرت کی عمدہ نعمتوں کو نہایت لاپرواہی سے خرچ کر دیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ بعد اس کے دل میں نہ صرف ذلت کے لئے کوئی عبرت ہی نہیں رہتی۔ بلکہ وہی فاسخ البال ایک گونہ اس کی موت کا

موجب بن جاتی ہے۔

برعکس اس کے ایک کسان کی عمر نسبت زیادہ تعلیم کی گئی ہے۔ اس کو سخت مشقت کرنی پڑتی ہے لیکن اس کا کام کھلی ہوا اور ایسے قرب و جوار میں ہوتا ہے جو اصول صحت کے زیادہ تر مطابق ہو گئے ہیں اس کی خوراک سادہ۔ مختصر اور صحت بخش ہوتی ہے اس کے قورے ہاضمہ درست ہوتے ہیں اس کو بھی بے ضرر خوشی اور شغل نصیب ہوتے ہیں لیکن شہر وں کی برائیدن اور نقصان دہ محفوظ رہتا ہے۔ کسان سے دوسرے درجہ پر عمر کے لحاظ سے علمی پیشہ والے لوگ تسلیم کئے گئے ہیں اور ان علمی پیشہ وروں کے واسطے بھی۔۔۔ رہنمایان مذہب کی عمر سب سے زیادہ پائی جاتی ہے۔ ان کی رہائش کا طرز بھی کسانوں سے بہت سی حالتوں میں مشابہت رکھتا ہے۔ ایک اپنی اپنی کے کام کے اوقات مقررہ اور باقاعدہ ہوتے ہیں اس کو تازہ اور باہر کی کھلی ہوا سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ وہ اپنی ہر ایک حالت میں اصول کو مدنظر رکھتا ہے اور وہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہی ان دیگر تمام نقصانوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ کہ جن کا شکار اکثر دنیا دار ہوتے رہتے ہیں۔

علمی پیشوں میں سے سب سے کم عمر طابت پیشہ اصحاب کی پائی گئی ہے۔ اپنے ضمیمہ کے مطابق کام کر نیوالا ایک طبیب سب سے زیادہ خود غرضی سے مبرا اور پراپکا (دوسروں کی بھلائی) کے بھاؤ سے پر ہوتا ہے وہ ہر وقت پبلک کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے اور اس کو اپنی نسبت سوچنے کا بہت ہی کم وقت ملتا ہے۔ وہ کہنا بھی اکثر بے وقت کہنا ہے۔ اور بلا لحاظ موسم باہر آ جاتا ہے اور عموماً قارئین قدرت کے برخلاف ہی زندگی بسر کرنے پر اپنے آپ کو مجبور پاتا ہے۔ اس کا دماغ اپنے مطلب کی ذمہ داریوں سے ہمیشہ دبا رہتا ہے اور یہ متوازن دماغی مشقت اور تھکاوٹ اس کی صحت پر بہت کچھ نقصان پیدا کرتی ہے۔ اس لئے کوئی تعجب نہیں ہونا چاہیے کہ کیوں اہل طبابت لوگ اکثر سودا وغیرہ دماغی عارضوں کا شکار زیادہ شکار ہوتے ہیں اور عمر کے لحاظ سے بھی وہ کوئی بہتر نتیجہ نہیں بہہ گئے۔

ڈاکٹر ایچ صاحب کی رائے میں پائیکس کا شغل نہایت بہتر مشغولوں میں سے ایک ہے اور وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں گلیڈسٹون ہمارک و سیرابی وغیرہ کی نظائر پیش کرتے ہیں دماغی محنت کرنے والے اشخاص و رازہ عمر کے لئے زیادہ شہرت رکھتے ہیں اور علمی کام کرنے والوں میں سائنسدان پر و فیئر۔ ٹیچرز کی شرح اموات بہت کم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کی رائے میں جائز طریق پر دماغی محنت بہ نسبت جسمانی مشقت کے انسان کی عمر بڑھانے میں زیادہ اثر رکھتی ہے۔ لیکن ان کے قس میں جو انسان جائزہ دماغی محنت کے ساتھ مناسب جسمانی مشقت کی مشق بھی کرتے ہیں وہ سب سے اعلیٰ مزاج کو حاصل کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ پولیس میں مجموعی حالت میں تندرست اور رازہ عمر ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ اس جماعت میں اہل سے ہی منتخب اشخاص داخل کئے جاتے ہیں۔ دوم ان کی زندگی کا بہت سا حصہ علمی ہوا میں گذرتا ہے۔ پولیس میں عموماً زیادہ تر مرض گھٹا شکار ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کو اکثر گرم سرد ہوا میں آنے جاتے کام پڑتا ہے۔

تجارت پیشہ لوگ جو اکثر سفر میں رہتے ہیں وہ شاذ و نادر ہی بڑی عمر کو نصیب ہوتے ہیں۔ اوقات کی نا پابندی شراب اور تمباکو کا استعمال لاپرواہ اور نقصان دہ طرز زندگی یہ تمام ان کی بوقت موت لانے کا موجب ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ یہ تعجب کی بات ہے لیکن سچ ہے کہ مزدور لوگ ڈاکٹر کو نمون کی کان میں کام کرتے ہیں جہاں کہ سورج کی روشنی کو کوئی دخل نہیں اور جہاں کی ہوا بھی کو نمون کی گرد سے پر ہوتی ہے۔ وہ لوگ مرد و جوانی کے عین برعکس عمدہ صحت رکھتے ہیں اور رازہ عمر ہوتے ہیں۔ (الکیمیا)

## خریداران کی خدمت میں التماس

اجاب کی خدمت میں گزارش ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنے منبر خریداری سے ضرور مطلع کیا کریں کیونکہ ہر نام کے تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے

ہدینجہ



**حقہ نوشی** ۳۰  
 اگر مفرضے بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدھ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل چند سطروں حقہ نوشی کے متعلق اگر مناسب سمجھیں۔ تو اخبار گوہر ہار میں درج فرما دیں۔

فی زمانہ حقہ نوشی کا رواج اس قدر ترقی پر ہے کہ مسلمانوں کا کوئی گھر اس سے خالی نظر نہیں آتا۔ خاص کر صوبہ پنجاب میں تو حقہ مسلمانوں کے گھر کا دار ہو گیا ہے۔ اُنھتے بیٹھتے پھرتے پھرتے غرض کسی حالت میں بھی یہ تیر کمان والا جن کئی آدمیوں کے گھر سے اُترتا نظر نہیں آتا۔ بعض وقت تو یہ خاصہ شیطان کا مددگار بن جاتا ہے۔ اس حقیقت کو ماہ رمضان کے مہینے میں حقہ نوشی خوب جانتا ہے۔ میں انیسویں کے ساتھ اس بات کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بعض احمدی جامعے کے افراد بھی اس موزی کے پتہ میں گرفتار نظر آتے ہیں۔ خواہ بخدا اس کو دو تین آئے مہوار اس کا نذرانہ دار کرنا پڑتا ہے۔ اگر یہی دو تین آئے مہوار کی قیل و مقولہ چندہ جمع کر کے کسی کار خیر میں لگائی جاوے۔ تو ایک عظیم الشان اسلامی کام کے سر انجام کا باعث ہو سکتی ہے۔ کم از کم اس رقم کے ذریعے چار لاکھ احمدیوں میں سے صرف حقہ نوشی اپنی عادت کو ترک کر کے ایک معقول وظیفہ پر ہر چوتھے سال قادیان سکول سے ایک دو طلباء کو کالج کی تعلیم پانے کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ فقط

خاکسار غلام نبی مدرس گدشت سکول میانوالی حضرت اقدس حقہ نوشی احساس کی مجالس کو بہت پسند فرماتے ہیں اور اکثر احمدی مخلصین نے جن کو پہلے عادت تھی۔ اس کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اڈیٹر

**ایک ستارہ ٹوٹا** ۳۱  
 پیار حضرت مہدی علیہ السلام۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہہ عاجز ایک نیا نشان جو کہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۷ء مطابق ۱۱ شوال بر وقت تین بجے ناگہان آسمان پر ظاہر ہوا عرض کرتا ہے کہ وقت مذکورۃ الصدقہ کو ایک گولہ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور پھر بجلی کی کڑک کی طرح کڑکا۔ اور ستاروں کی طرح روشنی عام و خاص زمین پر پڑی۔ کترین اس وقت داک خانہ سے وہ تھا کہ دیکھ کر رہا تھا۔ آج واپس ہوئے میں آیا۔ تو بونہ والوں نے بھی اس گولہ کی تصدیق کی بلکہ گرد و فلج کے آئینہ آئینہ کوس دے کتے ہیں۔ طرفہ یہ ہے کہ ہر ایک بھی کہتا ہے کہ ہمارے ہی گاون پر ظاہر ہوا۔ وقت بھی ہر ایک کا مطابق پایا گیا ہے۔ مگر

انہوں کو کیا فائدہ۔ ہر چند لوگوں کو حضرت کی بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ شاید کوئی سعید روح فائدہ مند ہو اور موجب ثواب ہو۔ مگر ایسے کو باطن اور برائی کے گرد وہ لوگ ہوس رہے ہیں۔ کہ حضرت مہدی کی صدرات کے نشان پر نشان دیکھتے ہیں پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں مگر نہیں سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کو دیکھ کر جو مسلمان کھلاتے ہیں رونما آتا ہے کہ اس آیت کا کیا شہر ہو گا۔ جو کہ پیدائے حضرت ر علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمودہ میں کو بھی نہیں مانتے۔ حضرت دما نے فرمایا ہیں۔ عزیز الدین گراداد قادیان کو بہونہ تحصیل مٹی آباد

**دریافت طلب**  
 میں چند سال سے کشمیر میں تجارت چرم دوسرو وغیرہ کرتا ہوں اور اب تک میرا تعلق تجارت صرف راول پنڈی کے ساتھ رہا ہے اور اب مجھے یہ ضرورت درپیش ہے کہ مجھے کلکتہ اور ممبئی میں اپنی احمدی بھائیوں سے تعارف پیدا ہو جائے۔ اس لئے کلکتہ اور ممبئی سے اس مذاق کے بھائی مجھے اپنا پتہ تحریر فرما دیں۔ تاکہ میں ان سے بذریعہ خط و کتابت چند امور دریافت کروں۔  
 محمد وہبہ احمد احمدی تاجر از شوپین کشمیر مقام ماسنور

**تبلیغ کا ایک خط**  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم بخود نفسی علی میرا کہیم  
 مکی محمد بخش شجر مظفر گڑھ۔  
 السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خاتما بعد انیکہ آپ کے دوست تھے میرے پاس پہونچے۔ میں آپ کی عنایت کا از صد شکریہ ہوں میرا جواب نہ دینا امید کہ آپ کو ناگوار نہ گزرا ہو گا۔ وجہ نہ جواب دینے کی اہم مصروفیت تھی۔ اب بھی مدت کے باوجود بچ چکے ہیں کہ قصہ فرمت نکال کر آپ کی عید کو بہت یاد کرتا ہوں خدا بجز اہم کی صرف عطا فرماوے۔ کیونکہ میں ہم بعینہ امام وقتہ فات موت الجاہلیۃ والی حدیث غیب تقاضا کرتی ہے۔ کہ میں مدت کے دعویدار کے دعوے میں خوب غور کریں۔ اور اس بات کا بھی لحاظ رکھ دیوے کہ وقت اپنی پہلوں سے پھوٹا جاتا ہے اس معیار کو مد نظر رکھ کر امام کی صدرات کو پہنچے۔ اور کو تراویع الصادقین والی آیت پر عمل کیے چند مدت حضرت اقدس کی صحبت میں بھی ہے میں شاید اپنی کمزوری اور پچھتہ گناہوں کے گندہ کی وجہ سے جناب کو مدد نہ ہونہ نہیں دیکھ سکا۔ ورنہ آپ کا بھی ایسے

سعید احمدی سے پالا پریگا جو آپ کو راہ راست پر لے آئیگا نہ کسی ایسے کی صحبت جناب کو نصیب کرے یہ مسلمان اب مردہ ہو چکے ہیں۔ جس کی آمد کی انتظار آپ کو مدفن سے مٹی وہ تو آچکا اور ادھ متجدد دین بھی بڑے زور شور سے کر رہا ہے اور آچکا ہے لیکن آپ لوگوں نے نہ وقت کو پہچانا اور نہ امام کو شناخت کیا آپ کا کام تو صرف تسبیح کے نکلے گھسانے کا اور ارہ ذکر کے رٹنے کا ہے جس کی وجہ سے بعض آدمیوں کو آپ حق کی بیماری بھی ہو جاتی ہے۔ اب کے آجکل مولویوں اور رشادوں کی شکلوں کو دیکھ کر مرزا صاحب کا یہ شعریاد آتا ہے ۵

چہ روز خما کہ میدیدم بدیدار چنین روداد  
 نیازم و بخر خود را کہ بازم داد جنت را  
 بیسے مناسبت کہ جناب کچھ میرے والد صاحب کو تسبیحوں کے نکلے پھرانے کی وصیت کر گئے تھے معلوم نہیں کہ وہ نکلے باری کس حد تک کارگر ہوئی۔ میرے پر تو نہ کوئی اس کا اثر ہوا ہے اور نہ مجھے اس کا علم ہے۔ آجکل زمانے کے پر تو بدے ہوئے ہیں نکلے بازیوں کے زمانے نہیں ہے لیکن آپ لوگوں کو موزوںہ زمانے کی روشنی سے فائدہ کی توقع بہت کم ہو سکتی ہے کیونکہ تاریکی پسند چمکا دین اور اُلو اندھیری میں خوش رہتے ہیں کیونکہ وہ تاریکی کے فرزند ہوتے ہیں خدا آپ کو بصیرت کی انجھیر عطا کرے۔ اور بگئے موت سے والے ان کو جو دہزار برس سے سوزن کشمیر میں مدفون ہے۔ خالق الطیور و مٹی الموتے مان کر خدا کا شریک بننے سے بچا دے کیونکہ شرک کبھی بخش نہیں جاتا۔ اور آجکل کے بچارے مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے۔ بیشک اپنے چار پانچ مولویوں ہی مشابہت کر اتنی تنفی کر ایویں کردہ اور آپ کس حد تک یعنی علیہ السلام خدا کے عاجز بندے کو خدا کا شریک گردانتے ہیں اور پھر آپ سجدہ فرقان کی پہلی دو تین آیات پڑھ کر خود مقابلہ کریں۔ کہ ان بھڑکے فاسد اعتقاد کی کسی دھمیان اور آتا ہے۔ اللہ خالق کل شئی بیان ہوا ہوا ہوں لوگوں کو خدا کا شریک گردانا جاتا ہے انہی بات کہتا ہے۔ لا یخلقون شیاً دھم یخلقون۔ جب مال یہ ہو تو معلوم نہیں آپ کا یعنی علیہ السلام کس طرح قاعدہ کیفیت نکھر خالق الطیور اور مٹی الموتی بن جاتا ہے خدا آپ کے امن فاسد اعتقاد کو بڑھانے اور آپ کو راہ راست پر لادے والسلام۔ خاکسار غلام محمد۔ پتہ پشاور میاں کلا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَحْمَدٌ وَنُصَلِّیْ ۚ ۝ اَسْئَلُکَ الْکَرِیْمَ ط

## فہرست مضامین

صفحہ ۲۔ انسان کے شغل کا اثر اس کی زندگی پر

صفحہ ۳۔ حقہ نوشی، ایک اور ستارہ ڈونا، دریافت طلب

صفحہ ۴۔ ۵۔ خدا کی تازہ وحی۔ قومی توجہ کے لائق

صفحہ ۶۔ حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک لکھنؤ رسالہ

صفحہ ۷۔ تعصب اور حق پوشی کا تازہ نمونہ

صفحہ ۸۔ امام کی فلاسفی

صفحہ ۹۔ آجکل کے بدو کی سردی ان کے فہم سے ہرگز

صفحہ ۱۰۔ بدترین خبریں ہونی چاہئیں۔ داری صفحہ ۱۱۔ فائری

## قومی توجہ کے لائق

مبارک ہیں دسے جو اپنی جانوں اور اپنے مومن کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرتے ہیں کیونکہ خدا سے پیارا کوئی نہیں اور ان کی عبادت کو فائدہ مند کرتے ہے۔

**لنگر** آئل میں اس عرصہ اشت کی ذیل میں احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلانا ہوں جو موجودہ مصائب میں سے سب سے زیادہ اہم ہے لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہیں ہے جو ماہ بہ ماہ اسباب کو اس کے واسطے یاد دہانی کرانا ہے۔

لنگر کے اخراجات بہت کثرت آمدورفت احباب اور توسیع مکانات اور دیگر ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہیں احباب کو چاہیے کہ ہر جگہ چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھ ماہ بہ ماہ خدمت حضرت اقدس بھیجا کریں اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالیانہ کے ایام قریب آتے ہیں اس واسطے لنگر کے لئے خاص کثرت چندہ جمع کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور جہاں جہاں انجمنیں بن چکی ہیں وہاں سے سیکرٹریوں کو ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ یہ لکھنؤ کے معزز احباب اس کام میں ہمیشہ سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور وہ اب کے بھی امید ہے کہ ایسا ہی کریں گے اور دوسری انجمنیں بھی ان کے اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لنگر کا رویہ وہ ہے جو براہ راست اللہ کے رسولؐ ہاتھ میں جاتے ہیں اور انہیں مبارک ہاتھوں سے خرچ ہوتا ہے۔ پیارو! یہ موقع کب تک تمہارے ہاتھ میں رہے گا۔

## کرم مسیح

مورخہ ۱۴ شوال ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۱۔ نومبر ۱۹۰۶ء

## خدا کی تازہ وحی

قَدْ فِی قُلُوبِهِمُ الرُّعْبُ

ترجمہ۔ خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا

وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوبٍ

ترجمہ۔ یہ ایسا وعدہ ہے جو جو مانا ہوگا۔ یعنی ضرور پورا ہو کر رہے گا

## سلسلہ حقہ کے نمبر

مولوی معین الدین صاحب بکٹ بنگ پشاور

فقیر۔ گھریا۔ ناگہ۔ سیالکوٹ

مسلمت خاں۔ شریکوٹ۔ ضلع لاہور

غلام نبی صاحب خواجہ رور۔ زینچ بازار مانڈے برہما

شمس الدین و فضل دین

غلام نبی ولد محکم دین صاحب۔ زینچ بازار مانڈے برہما

شمس الدین ولد فتح الدین

فضل دین کلرک چیف کورٹ۔ لاہور

دین احمد عوف بھو۔ ہل پور۔ ہوشیار پور

غلام محمد۔

برادران! ایک اور نہایت کوئی ہر جو دینی کاموں ضروری اور اہم مسئلہ کی طرف کیوں اسے اپنی لائف وقف کرے بھی میں اس وقت توجہ دلانا ہوں۔ بدین امید کہ اس صدا کا جواب کم از کم سالیانہ جلسہ پر سننے میں آجائے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ جس طرح روز افزوں ترقی کر رہا ہے۔ اس کے انتظامی امور میں محکمات بھی قائم ہوتے جاتے ہیں۔ یہی وہ وقت دیکھا ہے کہ جب میں پہلی دفعہ لکھنؤ کے موسم سرما میں حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا تو صرف ایک مہمان پہلے تھا اور دوسرا میں تھا۔ اس وقت مہمانوں کو کھانا کھلانے والا



معاذوں کی خاطر تواضع کرنے والا۔ نئے آنے والوں کو وعظ  
منزلے والا۔ کن بین تصنیف کرنے والا۔ ان کی چھوٹی کا  
انتظام کرنے والا۔ کتابوں کو پیکٹ کرنے والا۔ ان کے  
فروخت کا انتظام کرنے والا۔ پکیٹوں پر پتے لکھنے والا  
خطوں کا جواب دینے والا۔ میر عات۔ مستم باغ جستم  
اخباروں کے واسطے معائنہ نویس جو کچھ بھی تمام  
ایک وجود تھا۔ اب یہ تمام کام اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ صرف  
پکیٹوں کے بند کرنے اور روانہ کرنے کے کام پر اس وقت  
اس جگہ کم از کم چار مستقل دفتری ہون گے۔ غرض یہ تمام کام  
دن بدن بڑھتے جاتے ہیں اور ہر ایک محکمہ کے واسطے  
ایک نین بلکہ کئی ایک محنتی اور ہوشیار آدمیوں کی ضرورت  
ہے۔ مدرسہ کے واسطے ہیڈ ماسٹر اور اس کے ایسے اسٹنٹ  
جو وقت ضرورت ہیڈ ماسٹری کا کام دے سکیں میگزین  
کے واسطے ایڈیٹر اور اس کے ایسے اسٹنٹ جو وقت  
ضرورت ایڈیٹری کا کام بھی دے سکیں علی ہذا القیاس  
محکمہ میگزین۔ محکمہ مقررہ۔ محکمہ سکرٹری۔ محکمہ صاحب۔  
محکمہ نفاذ وغیرہ ان تمام محکموں کے واسطے کہیں  
اور کہیں محدود کی ضرورت رہتی ہے۔ اور سب سے زیادہ  
میں ایسے آدمیوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے جو محض شغف  
کی خاطر اس کام کو اختیار کریں۔ قوت لایوت پر صابر ہوں اور  
اپنی اس خدمت کا اجر خدا سے چاہنے والے ہوں اور ان  
عاجز انسانوں سے خوشامد اور خاطر داری کے امیدوار اور  
خود اشمند نہ ہوں جو ان سے پہلے بیان رہتے ہیں۔ بلکہ  
خدا تعالیٰ کے راہ میں ہر طرح کی تکالیف اٹھا کر اپنے رب کو  
راضی کر لینے والے ہوں۔ کیا قوم میں ایسے لائق افراد موجود  
نہیں ہیں۔ جو اپنی لائف کو قربان کر دیں۔ میں اور ضرور ہیں اور  
یہ وقت ہے کہ وہ باہر نکلیں کیونکہ اس وقت باوجود اس قدر  
محکموں کے بیان کارکن آدمی بہت ہی ہونے میں۔ جو ان  
کاموں سے واقف ہوں۔ رجمن۔ وہ بعض تو میری مانند  
بقول ایک بزرگ سرکنڈون کاؤنچمین۔ مشت استخوان اور  
اس پر ایک خفیف سے چڑے کا غلاف۔ اس وجہ سے  
سپر ایک اخبار کی ادبیری اور منجری۔ اور حضرت اقدس  
کے خطوط کا جواب لکھنا۔ مدرسہ کی انسپکٹری۔ محاسبہ دفاتر  
انجن کی نفاذ۔ مجلس ناظم کی عیوبی اور مقامی انجن کی سکرٹری  
شب مفصلات اور ان سب سے بڑھ کر ذاک ولایت۔ کیا میں  
ان سب کاموں کو بیجا حق کرنے کا ہے۔ دیکھ کر کہتا ہوں۔  
کوئی کیا اعتراض کرے گا۔ میں خود ہی اپنے آپ پر متعزز ہوں

کہ مجھ سے ان کاموں کا ادائین ہو سکتا۔ گو محدود کی  
امداد بھی ہے۔ مگر پھر بھی جب تک انسان خود محنت نہ  
کرے۔ کوئی کام عمدگی سے کس طرح سر انجام ہو سکتا ہے  
اور بعض عمدہ دار اگر بفضل تعالیٰ کا نسی ٹیوشن اور اچھی  
صحت رکھنے والے ہیں جیسے مولوی محمد علی صاحب تو  
ایڈیٹری میگزین انگریزی اور ایڈیٹری میگزین اردو  
سکرٹری شب مجلس مستین اور سکرٹری شب مجلس ناظم اور  
انتظام ایک حصہ محکمہ عمارت اور نگرانی محکمات متفرقہ  
اور دیگر اس قدر کام ان پر ڈال دئے گئے ہیں کہ اگرچہ  
میری طرح ان کی نسبت یہ تو نہیں کہا جاسکتا۔ کہ وہ ان تمام  
کاموں کا حق نہیں ادا کر سکے۔ کیونکہ وہ غایت محنت اور  
سرزدی کے ساتھ ہر ایک کام کو بخیر و خوبی سر انجام دے  
سہے ہیں لیکن یہ کہنا غایب صحیح ہو گا کہ اس قدر محنت کا یہ  
نتیجہ ہوا ہے کہ دو چار سال میں ہی ان کی صحت کا یہ حال ہو  
گیا ہے۔ کہ کبھی درون شکم کا درد ہے۔ اور کبھی درد شانہ  
کا۔ غرض ان کی صحت ٹھیک نہیں رہی اور اگر ایسا ہی ہو  
ان پر ہاتھ خوف ہے کہ رفتہ رفتہ میرے ہی ساتھی آ  
نہیں۔ ان دو قسموں کے علاوہ تیسرے قسم کے وہ بزرگ  
ہیں جو اپنی خدا داد طاقتوں کے باوجود پیرائے سال کے اس  
قدر محنت سے کام کرتے ہیں کہ سیرے جیسے جوانوں کو  
اگر یہ لفظ سیرے لے بولنا جائز ہے تو کبھی دم ہی  
نہیں ہو سکتا ہے۔ کہ اتنا کام کر سکیں جیسا کہ حضرت مولوی  
فرالدین صاحب اور حضرت مولوی محمد حسن صاحب ہیں  
مگر قبول حضرت مسیح موعود یہ بزرگان جلد اپنے خدا سے  
ملنے والے ہیں اور قوم کے مستعد اور ہونہار جوانوں کا  
فرض ہے کہ وہ ان ایام کو نصیحت جان کر ان بزرگوں کی  
صحبت سے اچھی طرح استفیع ہوں اور ان کے رنگ میں  
رنگین ہو کر علوم روحانی کے وارث بنیں۔  
غرض قادیان کا موجودہ اثاث اس کی روز افزون  
ترقی کے مقابل میں بہت ہی ہونہار ہے اور اس امر کی  
سخت ضرورت ہے کہ قوم کے ہونہار جوان اپنی حالت ان  
خدمات کے واسطے قربان کریں۔  
کوئی ہے جو اس آواز کو سنے اور قبول  
کرے ؟

**امداد خاص کی ضرورت**  
ایک معزز خاندانی بزرگ نہ تیار  
کے رہنے والے۔ کچھ انقلاب ان  
سے اور کچھ غیر احمدیوں کی مخالفت کے سبب بے کار ہو کر

مقروض اور پریشان ہو رہے ہیں اور معزز احباب کے امداد  
و عا کے خواستگار ہیں۔ نیز یہ صاحب پورائے خاندانی  
طیب ہیں اگر کوئی صاحب علاج کے واسطے ان کو بلانا چاہیں  
تو بذریعہ ادبیر خط و کتابت کریں۔ کیونکہ چند روز سے یہاں آئے  
ہوئے ہیں۔

**دعائے امداد**  
برادر عبدالغنی صاحب کناہ ضلع گوجرات دہلے  
محبوبے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کے  
نئے دھارین۔ کہ امداد کے لئے گذشتہ گن ہوں کو معاف کرے  
اور آئندہ اعمال صالح کی توفیق عطا کرے۔  
محمد مدین صاحب اپنے بیابغاٹی بلوچ عظیم اسکے  
واسطے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دے  
آمین۔  
مولوی محمد سعید صاحب حیدر آباد کن سے لکھتے ہیں کہ  
مولوی سید عبدالجیم صاحب کنگلی ثم حیدر آبادی بعارضہ فیاطیر  
علیل میں سید صاحب فاضل اور غلص احمدی ہیں۔ احباب  
ان کی صحت کے واسطے دعا کریں۔

**استفسار**  
بدرین عام خبریں ضرور ہونی چاہئیں۔ ناظرین  
اپنی اپنی رائے سے مطلع فرمادیں۔  
مجھے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے  
**ضرورت**  
جو ایڈیٹریل کام میں میری امداد کر سکے۔  
محمد صادق ایڈیٹر بد

**خطوں کے جواب**  
آئندہ اخبار کے متعلق خطوط کے جواب  
بذریعہ اخبار ہی ہفتہ وار دئے جائیں گے  
**الگ نہیں لینے**  
الگ خطوط نہیں لکھے جائیں گے جو  
صاحب الگ جواب چاہیں وہ جواب کے واسطے کارڈ یا ٹکٹ ساتھ  
بھیج دیا کریں۔ ایسی قلیل قیمت میں جو اخبار کے واسطے یہاں  
ہے۔ نہ اخراجات خط و کتابت کثیر کا تحمل نہیں ہو سکتا۔  
ضلع گوجرانوالہ یا لکھنؤ میں سے مندرجہ ذیل  
ادصات کا لا کا چاہیئے۔

غلیص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت  
عمر ۱۷ سال خاندانہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو۔  
بہر صورت خواندہ ہو۔ آمدنی صحت۔ روپیہ ہمارے ادب ہو۔  
خط محفوظ ہو۔  
المشتر عبد اللہ درزی احمدی۔ چنڈو ساہی۔ دیکھو۔ یہ لکھو



حضرت عیسیٰ کی وفات پر ایک شہاد

Digitized by Khilafat Library

ابن جریر کی ایک روایت کہ حضرت عیسیٰ مر گئے

اسلامی دنیا گیا بلکہ یوسف امیر کی کتاب خوان دنیا بھی حضرت ابن جریر علیہ الرحمۃ کے نام سے  
واقع ہے۔ کیونکہ آپ کی کتاب میں نہایت عزت کے ساتھ اُن ممالک میں چھاپی جاتی اور  
شائع کی جاتی ہیں۔ ابن جریر تیسری صدی کے ایک بڑے مفسر اور مشہور مؤرخ مجتہد مطلق گذر  
ہیں اور صاحب علوم مذہب اسلامیہ میں آپ کا ایسا رتبہ تھا اور لوگ یہاں تک آپ کے قائل ہوئے  
کہ ایک خاص فرقہ آپ کے نام پر جریر کہلاتا تھا۔ اہل حدیث کے نزدیک آپ بے پڑھ کر قابل اعتبار مفسر  
قرار دئے گئے ہیں۔ ایک ضخیم تفسیر قرآن شریف کی اور ایک ضخیم کتاب تائید کی آپ کی تصانیف  
میں سے بہت کثرت سے چھاپی اور پڑھی جاتی ہے۔ آپ نے اپنی کتاب تائید طبری کے صفحہ ۲۹  
جلد دوم میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق ایک روایت لکھی ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔  
ہم یہ بحث نہیں کرنا چاہتے۔ کہ یہ روایت صحیح ہے یا اس پر کوئی جمع ہو سکتی ہے یہ غلط ہو  
یا صحیح ہو بہر حال اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ تیسری صدی میں ایسی روایات کا ایک ایسے  
بزرگ عالم کی قلم سے نکلنا اور اس کثرت سے شائع ہونا اور اسپر کسی مسلمان عالم کا اظہار اعتقاد  
اکثر اس امر کو پایہ ثبوت پر پہنچاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جب یہ کتاب شائع ہوئی مسلمانوں  
کے علماء کے سب نہیں تو اس کثرت کے ساتھ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کہ اس کو  
ہر غلط قلم اوستا کسی نے ضروری نہ سمجھا۔ اور اُن کے نزدیک حضرت یحییٰ کے مرنے  
کا قائل ہونا کوئی ایسا امر نہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ باہمی اختلاف ٹھانے کی کوشش کرتے  
اور وہ اس زمانہ کے علماء کی طرح حضرت یحییٰ کے ایسے شیعہ تھے۔ کہ اپنے رسول کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تو خود ہی کہتے پھر میں کہ وہ فوت ہو گئے اور اگر حضرت عیسیٰ  
کے متعلق کوئی کہے۔ کہ وہ مر گئے تو جھٹ اپنے گفتر کے بچو کہ کہوں کہ سارے کا سارا پھر  
الٹ دین اور ایسے نیلے پیلے ہو جاویں۔ کہ گویا جیسے ہی ان کا خدا ہے۔ اور اس کے  
مرحے سے وہ ناکو ہو جاویں گے۔ اس امر کو یاد رکھنا چاہیے۔ کہ یہ بزرگ مصنف تیسری صدی  
میں گذرے ہیں۔ اور میں ہی صدیان قرن اولیٰ میں داخل ہیں اور ان کے بعد فیج اعوج  
ہے پس جو تفسیرین فیج اعوج میں بھی لکھیں ان کی روایتیں اس کے مقابل میں کوئی قدر نہیں  
رکھ سکتیں۔ اب ہم اصل روایت بعد ترجمہ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔

عن ابن سليم الأنصاري ثم المزرقى قال كان على امرأة مساند  
تظهرت على راس الجمل عجل بالعقيق من ناحية المدينة قال فظهرت  
معهما إذا استقروا على راس الجمل إذا قرب عظيم عليه حجران عظيمان  
حجر عند راسه وحجر عند رجليه فيهما كتاب السند لا دري ما هو  
فاحتلت الحجرين معي حتى إذا كنت ببعض الجبل منهبطاً ثقلاً على عاقبت  
أحدهما وصيقت بالأخر فوضعت على أهل السريانية هل يعرفون كتابه فلم  
يعرفوه ووضعت على من يكتب بالزبور من أهل اليمن ومن يكتب بالسند فلم يعرف  
قال فسلمنا أحدنا من بعض الغيبة تحت التابوت لما فكلت عينا  
ثم وتدخل علينا من أهل ما من الفرس فيفتنون الخبر فقلت لهم

من كتاب فقالوا نعم فخرجت اليهم الحجرا فاذا هم يقربونه فاذا هو  
بكتابهم هذا قبر رسول الله عليه ابن مريم عم الرسل  
الى هذه البلاد فاذا هم كانوا اهلها في ذلك الزمان

عندهم فافوزوا على راس الجبل -

ترجمہ! ابن سلیم الفزاری کہتے ہیں کہ ہماری مستندات میں سے ایک عورت نے جبل تبّار پہنچنے کی نذر مالی ہتی اس وجہ سے مجھے بھی اس کے ساتھ اُس پر جانے کا اتفاق ہوا جب ہم پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے۔ تو وہاں ایک بڑی عظیم الشان قبر دیکھی۔ جس کے دونوں طرف یعنی سرِ او باؤں کی جانب دو بڑے بڑے پتھر پڑے تھے۔ جن پر کچھ لکھا تھا۔ چونکہ میں اس کتبہ کو پڑھ نہ سکا۔ ان دونوں پتھروں کو میں نے ساتھ اٹھالیا اور اس وجہ سے کہ وہ پتھر بھاری تھے میں نے ایک کتبہ کو اترتے ہوئے پہاڑ پر ہی پھینک دیا۔ دوسرا کتبہ جو میں ساتھ لایا تھا۔ میں نے اپنے ہاں کے سرانی عالمان اور اسی طرح بعد ازاں اہل میں کے زبیر نویسوں کی خدمت میں پیش کیا اور اس وجہ سے کہ ان میں سے اس کو کوئی نہ پڑھ سکا وہ کتبہ ہمارے گھر میں کئی سال چارہم اور مدت کے بعد ہمارے یہاں ملک فارس کے چند اہل ماہ اُن کے باتوں ہی باتوں میں اس کتبہ کا ذکر اُنکی تو میں نے اُن کو یہ کتبہ نکال کر دیا۔ انہوں نے بتایا کہ یہ ہمارے عیسیٰ بن مریم رسول اللہ عم کی قبر کا کتبہ ہے۔ جو ہمارے بلاد میں رسول کر کے بھیجے گئے تھے۔ اُن کے مرنے کے بعد انکو اس پہاڑ پر دفن کیا گیا ہے۔ کتبہ پر یہ عبارت بھی تھی۔ یہ حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ جو ان بلاد میں رسول بھیجے گئے تھے۔

ایک عجیب و غریب واقعہ

ایک عتبرتناک واقعہ | بسم اللہ الرحمن الرحیم - سجدہ و نفل علی رسولہ الکریم - براہِ مکرم جناب  
 مفتی صاحب زادہ عنایتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ حضور  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مسیح الزمان کا ایک اور بد زبان مخالف ہلاک ہوا جسکی کیفیت  
 ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ اس کو اپنے اخبار گوہر بارین براہِ نوافش درج فرمادین شاید کسی کو  
 عبرت ہو۔

یہاں گوجرات میں ایک نوجوان شخص بڑا دولت مند آدمی وجاہت تھا چونکہ وہ مخالف  
مسلمانوں میں سے تھا۔ اس لئے حضور کے ایک غریب خادم کو جو اس کے پاس مزدوری  
کھانے کے لئے جایا کرتا تھا ہمیشہ چھوڑتا اور تسخیر وغیرہ کرتا تھا اور حضور کے حق میں سخت بے ادب  
کے کلمات بولا کرتا تھا۔ اس خادم نے اس کو بار بار منع کیا اور کہا کہ تو مجھے جو تیرا اہل چاہے کہہ  
لے مگر حضرت کے حق میں ایسے ناپاک کلمات بولنے سے باز آ جا کر اس نے کچھ پرواہ نہ کی  
اور اپنا یہ گندہ طریقہ ترک نہ کیا۔ اس خادم نے تنگ آ کر اس کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ خدا کی قدرت  
ایک روز وہ گھوڑے پر سوار جا رہا تھا کہ ایک گھوڑے سے گر پڑا اور اس کا سر چٹ گئے سے سخت مجروح  
ہوا۔ بڑے بڑے فاکرین کا علاج سعالج شروع ہوا مگر اس کو کچھ آرام نہوا آخر بڑی حیرت کے ساتھ دس بارہ روز  
تنبہت خدایہ کی حالت میں گرفتار رہ کر دنیا سے کوچ کیا۔ فاعترفاً اولی الالبصار۔ واقعی جو شخص حضور کی  
قوم میں اور بے ادبی پر کمر باندھ لیتا ہے اور باز نہیں آتا جیسے جلدی اپنی سزا کو سونپتا ہے اور حضرت کی سزا  
کا مزہ کچھ لیتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مخلوقات کو بعیرت عطا فرماو اور توفیق دے کہ وہ اس کے رسول کو پیچھا میں اور



## تعب اور حق پرستی کا تازہ نمونہ

۲۸۔ شعبان ۱۳۲۵ھ کے انجم میں ایک مضمون میری نظر سے گذرا۔ جس کا عنوان ہے: "الغاف اور حق طلبی کی زندہ مثال"۔ اس مضمون کو دیکھ کر ہم کو سخت افسوس ہوا کہ مولوی عبدالشکور صاحب کو ایسی سلفط پردازی کرتے ہوئے خدا کا بھی کچھ خوف نہیں آیا۔ کیونکہ مولوی رونق علی صاحب سے تو مناظرہ ہوا اور نہ مولوی صاحب موصوف نے قوبہ کی۔ بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مولوی رونق علی صاحب کے رسالہ الدلیل المحکم سے تعبہ رودلی میں عجیب شدوش پرج گئی اور مخالفت کی آگ بھڑک اڑی اور تمام لوگوں میں یہی برہمی پھیل گئی۔ جو بیان سے باہر ہے پھر کچھ لوگوں کی تحریک سے حکیم خدا بخش نے استعانت چند مولویوں کے اس سالہ کا جواب لکھ کر شائع کیا۔ جو ناکافی اور غیر معقول ثابت ہوا ہے۔ پھر بغیر اس کے کہ مولوی رونق علی صاحب کو مناظرہ کے لئے باضابطہ چیلنج دیا جاتا اور باقاعدہ طور پر تاریخ و مقام متعین ہو کر مناظرہ کا اعلان ہوتا۔ مولوی عبدالشکور صاحب مع مولوی عبدالکیم صاحب ۲۶۔ شعبان کو دارودری ہوئے اور بطور خود چند ہری نمل الزمن صاحب کی مسجد میں حکیم خدا بخش کے ذریعہ سے ادا لیاں رودلی کو جمع کیا اور چند آدمی مولوی رونق علی صاحب کے مکان پر جا کر مولوی صاحب موصوف کو بظاہر لٹیل اس مجمع میں لا کر گھیر لیا۔

جلسہ کی صلاحیت کا اندازہ اسی سے کیا جاسکتا ہے کہ کوئی تو مولوی رونق علی صاحب کی طرف دیکھ کر سرواٹھ شکا تا تھا۔ کوئی سونہ چڑھتا تھا۔ کوئی تمسخر اڑھتا تھا۔ کرتا تھا۔

اس عامیانہ هجوم کے اندر مولوی عبدالشکور صاحب نے عوام ان س کی مخالفت اور رش کی اعانت سے مولوی رونق علی صاحب کو جھٹکے لئے مجبور کیا۔

ایسی پرجوش اور برا فرختہ بھیڑ میں جیسا کچھ مناظرہ ہو سکتا ہے۔ ناظرین بخوبی خیال کر سکتے ہیں لیکن مجبوراً مولوی رونق علی صاحب نے بحث شروع کی اور ایک ضابطہ پیش کیا کہ ہر ایک فریق اس ضابطہ کی پابندی کے ساتھ اپنا اپنا دعوئے ثابت کرے۔ اگر ضابطہ منائیت ہی باضابطہ تھا۔ لیکن مولوی عبدالشکور صاحب نے کسی طرح اس ضابطہ کو منظر نہیں کیا جس

بخوبی ثابت ہو گیا کہ مولوی عبدالشکور صاحب اس ضابطہ کے موافق حضرت عیسیٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا نہیں ثابت کئے۔

پھر بہت کچھ باطل گنگو کے بعد مولوی عبدالشکور صاحب نے ایک بالکل بے اصل قاعدہ اخراج کر کے مولوی رونق علی صاحب کو اس قاعدہ کے موافق وفات مع ثابت کرنے کے لئے مجبور کیا تا چار مولوی رونق علی صاحب نے چند دلیلیں پیش کیں۔ جن کو مولوی عبدالشکور صاحب نے احتمالات و سیر فرضیہ کی بناء پر اپنے ايجاد کردہ قاعدہ کے موافق غیر واجب القبول ٹھہرایا۔ پس مولوی رونق علی صاحب نے فرمایا کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کے اس قاعدہ کی رو سے ہماری یہ دلیلیں آپ کے لئے واجب القبول نہیں ہیں۔ لیکن اب آپ اسی اپنے قاعدہ کے موافق حضرت عیسیٰ کا زندہ مع الجسم آسمان پر جانا ثابت کیجئے۔

اگر مولوی عبدالشکور صاحب کی سچائی اور ایمانداری یہی تھی کہ اسی وقت اور اسی جلسہ میں رفع جسمانی کی کوئی ایسی دلیل پیش کرتے۔ جو خود انہی کے قاعدہ کے موافق اور ایرادات سے محفوظ ہوتی جو مولوی رونق علی صاحب کی پیش کردہ دلیلوں پر وارد کئے گئے تھے۔ لیکن افسوس کہ مولوی عبدالشکور صاحب نے کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ اور یہ فرمایا کہ ہم اپنی دلیل کا ردوائی مناظرہ کے ساتھ طبع کر دیں گے۔ تب دیکھ لیجئے گا۔

پھر اسی کے ساتھ ہی نمل چھوڑا کہ مولوی رونق علی صاحب قائل ہو گئے قائل ہو گئے۔ قوبہ کر لی قوبہ کر لی اب ناظرین غور کریں کہ مولوی عبدالشکور صاحب کی یہ کارروائی کہاں تک قابل وقعت ہو سکتی ہے۔ جہاں تک معلوم ہے۔ بجز جالوں یا سخت متعصب مخالفوں کے اہل انصاف نے مولوی عبدالشکور صاحب کی اس کارروائی کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور ہم لوگوں کو تو بخوبی یقین ہو گیا کہ ان جالوں کے پس بجز سب دشمن اور فتوے تخفیف اسی قسم کی چالکیوں اور ایذا دہی کے کوئی معقول دلیل نہیں ہے۔

مناظرہ نہیں نہیں بلکہ محاذ کا اجمالی نقشہ بننے ناظرین کے پیش نظر کر دیا ہے اور تفصیلی بحث اس وقت کریں گے

جب مولوی عبدالشکور صاحب کی وفات کا حال شائع ہو گیا۔

تفضل حسین۔ رودلوی

## اجرت اشتہارات

تقریر	سال	چھاپہ	شہاد	دواہ	کہا	یکہ
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰
۲۰۰	۱۱۰	۹۰	۸۰	۷۰	۶۰	۵۰
۱۰۰	۶۰	۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰
۵۰	۳۰	۲۰	۱۰	۵	۲	۱
۲۰	۱۲	۱۰	۸	۶	۴	۲
۲۵	۱۳	۱۰	۸	۶	۴	۲
۹	۵	۳	۲	۱	۰	۰

یہ اجرت جہر حالت میں پیش کی جاتی ہے۔ پہلے ہی بیت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس میں سے زیادہ رعایت ہوگی۔

۲۔ مینجور کا اختیار ہے۔ کسی اشتہار پر مناسب جیسے تعاض سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار برائے ملاحظہ مینجور کے پاس آنا چاہیے اور مینجور کا اختیار ہوگا کہ مضمون میں پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران الطبع میں جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خیر یا ایک تحریک پر مناسب خیال کرے نکال دے یا زیادہ کرے یا بدل دے۔

۴۔ تقسیم کرائی غنیمہ جو افہار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جائے گا۔ بقالہ سے قاذبان تک کی مزدوری در فی دس سو کے خاب اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیے۔

۵۔ ہر ایک مشہر صاحب کو چاہیے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بقصد مطالعہ دلیلیں۔

۶۔ یہ اجرت سواڑ اشتہار دینے والے کی ہے درین میں چھوٹے اور کبھی کبھی درج کئے کیواسطے زیادہ اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ مینجور کا اختیار ہے کہ جب پاسے کسی کا اشتہار بند کر دے اور باقی اجرت واپس کرے۔



## حضرت مسیح موعود کی ایک نازہ تحریر

## الہام کی فلاسفی

اپنی جماعت کے ایک دوست نے اپنے بعض الہامات اور پھر ان میں ایک وقت شیطانی فعل کا اور اپنی خوابوں اور اشکافات کا ذکر کرتے ہوئے ایک تحریر حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں بھیجی جس کے جواب میں حضرت اقدس نے ان کو ایک خط لکھا ہے جس میں وضاحت کے ساتھ معذرتے بیان فرمایا ہے کہ سچا الہام کن لوگوں کو ہو سکتا ہے۔ عام فائدہ کے واسطے وہ خط شائع کیا جاتا ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے یہ تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میں اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ انسان مکالمات الہیہ سے شرف ہو سکتا ہے ان میں یہ کہتا ہوں کہ یہ بڑا مشکل امر ہے جب تک انسان تبار کی حالت تک نہ پہنچے۔ اور وہ خدا کی سونت آزمائشوں کے وقت فصاحت نہ ٹھہرے اور کسی موت میں اس پر وار نہ ہوں اور کسی قسم کی تمنین خدا کی راہ میں نہ اٹھا دے اور جب تک کہ ہر ایک قسم کی نفس پرستی اور عجب یا شہرت کی خواہش اس سے فائدہ نہ ہو اور جب تک کہ یہی تبدیلی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ خدا کی مضبوطی کے نیچے ایسا محو نہ ہو کہ کچھ بھی نہ رہے اور جب تک کہ وہ خدا کو وہ استقامت نہ دیکھا کہ بارش کی طرح اس پر بلا میں برسیں اور وہ صابر رہے اور جب تک کہ اس کا حقیقی تعلق خدا سے نہ ہو جاوے کہ تمام نفسانی پرزبال جبر جادین اور تمام سفلی خواہشیں جل جاویں اور جب تک کہ نفس کو اومہ کا جنگ ختم نہ ہو جائے اور جب تک یہ آگ اس میں پیدا نہ ہو کہ وہ خدا کی رضا کو اپنی تمام اور کامل مراد بناوے اور دوسری تمام مرادیں وحقیقت معدوم ہو جاویں اور جب تک کہ ایک تشنہ اور غش لازمی طور پر خدا کی محبت میں اس کے سینے میں پیدا نہ ہو جائے اور جب تک کہ وہ وحقیقت خدا کے لئے فوج نہ ہو جائے اور جب تک کہ اس کی ہستی پر ایک جاری انقلاب نہ آوے اور جب تک کہ وہ خدا کے مقابل پختہ استقامت کی بوقت اور اس کے جلال ظاہر ہونے کے لئے ہر ایک غلطی میں

اور ہر ایک خالت میں نہا ہونے کیلئے طیار ہو اور جب تک کہ یہ ایک تمام جڑیں اور غیب کی تمام جڑیں اور نفسانی غصب کی تمام جڑیں اور نفسانی حسد کی تمام جڑیں اور نفسانی خود نمائی کی تمام جڑیں اس کے دل سے چلی نڈر نہ ہو جاویں اور جب تک کہ خدا کی ہیمنت ایسے زور سے اس پر اثر نہ کرے کہ دوسرے تمام وجود ایک مرتبہ ہونے کیلئے کی طرح محسوس ہوں ان کی ستائش سے خوش ہو ان کی خدمت سے رنج ہو پئے اور جب تک کہ ایک سچی پاک قربانی پھر تمام وجود اور تمام قوتوں کی خدا کے سامنے پیش نہ کرے اور جب تک کہ معمولی روح سے بلکہ اس کے ساتھ زندہ ہو اور جب تک کہ اس کے لئے ہر ایک تباہی اپنے ہاتھ سے کرنے کیلئے طیار نہ ہو اور جب تک کہ سچی اور کامل محبت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس میں پیدا نہ ہو اور جب تک کہ وہ سچی اور کامل طہیرہ پر اعلا اکملہ الاسلام پر عاشق نہ ہو تب تک ہرگز ہرگز مکالمات الہیہ سے شرف نہیں ہو سکتا اسی کی طرف خدا تعالیٰ نے ان دو مختصر نقطوں میں اشارہ فرمایا ہے۔ قد افلم من ذکھا وقد خاب من دستھا۔ ایسے لوگوں کی دماغی بناوٹ بھی ایک خاص ہوتی ہے جس قدر ان پر غم پڑے ہیں اور مقدور وہ شواہد نہایت سنگین استقامتوں کے ساتھ آزمائے جاتے ہیں اور ایک لمبا سلسلہ ناکامی کا دیکھنا پڑتا ہے اور کسی شخص کا دل اور دماغ ایسا نہیں ہوتا۔ اور اگر ان کے مسلسل غموں میں سے کچھ تھوڑا غم بھی دوسرے پر پڑے تو یا تو وہ مر جاتا ہے اور یا دیوانہ ہو جاتا ہے۔ پس مکالمات الہیہ کی اپنی نفس سے خواہش نہیں ظاہر کرنی چاہیے خواہش کرنے کے وقت شیطان کو موقع ملتا ہے اور ہلاک کرنا چاہتا ہے بلکہ اپنا دماغ اور مقصود ہمیشہ ہونا چاہیے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہو کہیے نفس حاصل ہو اور اس کی مرضی کی موافق قوت حاصل ہو اور کچھ ایسے اعمال سنہ سیر جادین کہ وہ راضی ہو جائے۔ پس جس وقت وہ ماضی ہو گا تب اس وقت ایسے شخص کو اپنے مکالمات سے شرف کرنا اگر اس کی حکمت اور مصلحت تقاضا کرے گی۔ توروہ خود عطا کر دے گا۔ اصل مقصود اس کو ہرگز نہیں ہرانا چاہیے کہ یہی ہلاکت کی جڑ ہے بلکہ اصل مقصود یہی ہونا چاہیے۔ کہ قرآن شریف کی تعلیم کے موافق احکام الہی پر پابندی نصیب ہو اور تزکیہ نفس حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت دل میں بیٹھ جائے اور گنہ سے نفرت

ہو۔ خدا نے بھی یہی دعا سکھائی ہے کہ اہنا العراطا المتقیم صراط الدین انعمت علیہم۔ پس اس جگہ خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ تم یہ دعا کرو کہ ہمیں الہام ہو بلکہ یہ فرمایا ہے کہ تم یہ دعا کرو کہ راہ راست ہمیں نصیب ہو۔ ان لوگوں کے راہ جو آخر کار خدا تعالیٰ کے انعام سے مشرف ہو گئے۔ بندہ کو اس سے کیا مطلب ہے کہ وہ الہام کا خواہشمند ہو اور بندہ کی اس میں کچھ فیصلہ ہے۔ بلکہ یہ تو خدا تعالیٰ کا فعل ہے بندہ کا کوئی عمل مصلح تا اس پر اجر کی توقع ہو اور ہر جگہ ان کے ساتھ یا قنین بھی ملے ہوئی ہیں۔ کہ کبھی حدیث النفس میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے اور کبھی شیطان کے پنہ میں پھنس جاتا ہے اور اسی کو الہام سمجھنے لگتا ہے۔ پس کس قدر یہ خطرناک راہ ہے۔ بغیر خدا کی ذبردست شہادتوں کے ایسے الہام کب قبول کے لائق ہیں۔ سخت بد قسمت وہ لوگ ہوتے ہیں۔ کہ کبھی اپنی حالت کا مطالعہ نہیں کرتے کہ کن کن باتوں میں وہ خدا کے نزدیک پس یافتہ ہو سکتے ہیں اور کن کن آزمائشوں کے بعد ان کا صدق خدا کے نزدیک ثابت ہو سکتا ہے۔ ان سخت گہرائوں کے طے کرنے سے پہلے ہی الہام کے خواہشمند ہو جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا چاہیے اور توبہ اور استغفار میں مشغول ہونا چاہیے۔ الہام بغیر پورے تقویٰ اور پوری جان فشانی اور پوری محویت کے قبل ہی ہے اور سخت خطرناک اور زہر قاتل ہے۔ انسان جس سے قریب ہوتا ہو اسی کی آواز سنتا ہے۔ پس پہلے خدا سے قریب ہو جاؤ۔ اور شیطان سے دور۔ تا خدا کی آواز سنو۔

خاک مرزا غلام احمد

## دعا دو

براہر محمد علی خان صاحب شاہجہان پوری میاں اور احباب سے درخواست دعا کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شعا دیوے

## قابل ترجمہ خیر بیان

خط و کتابت کرتے وقت احباب اپنی جٹ کا نمبر فرماداری ضرور لکھا کریں۔ کیونکہ ہر نام تلاش کرنے میں بڑی وقت ہوتی ہے۔ ورنہ عدم قبیل معات۔

ہدیب



۱۱  
میں ٹالال ہو جانے مری امید برباد ہے۔ طرف سری رہا اپنی اگر صبح دسا بھیجہ چہ بین طالبانِ کلمہ میں اپنی بنا کس کو سر اسباب۔ مہ کوہ طور کے سرو اگر تم خاک پا بھیجہ پو ترے آگے کروں خیر و برکت کیوں ملے من۔ مجے نہ سری کا خیر نصیحت نہ بھیجہ پو  
براہوں یا بھلا اثر تمام ہو چکا ہیں اب۔ مری گت خیانت ماری نہ ملے سے بھٹکا بھیجہ پو ۱۲  
خاک اس سحر و جادو کا ہے



## بدین خبرین علی چاہین

دبتنا آیتانی النبی  
حسنہ و فی الاخرة  
ہم کو دنیا اور دین دونوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے کیونکہ  
ہماری پاک کتاب میں یہی قیسی سبق سکھاتی ہے اور ان  
لوگوں کے راہ سے بھاتی ہے۔ جنہوں نے صرف ایک  
سی سائید اختیار کر رکھی ہے اور دوسری کو پس انداز کر دیا  
ہے اور یہ ستر ضروریہ میں سے ہے۔ کہ ہم دونوں پہنچو  
میں اور جب تک اس ندرین اصول کے پابند نہ ہوں گے  
ترقی کی شاہراہ پر حکمران مستقیم سے تغیر کیا گیا ہے  
پہنچ نہیں سکتے۔

آپ چونکہ ہماری جماعت روز افزون ترقی پر ہے اور  
ہفتہ کی اسٹین میں ہم نے نام مختلف شہروں اور  
مختلف قوموں مختلف زبان کے لوگوں کے مندرج  
پاتے ہیں اور جب یہ بھی دیکھتے ہیں کہ اس میں تبدلت  
پیشہ لوگ ہی ہیں۔ گورنمنٹ سروس ہی ہیں۔ رُوسا ہی  
ہیں۔ وکلاء ہی ہیں۔ غریبا و ساکین بھی ہیں۔ تو ہماری خوشی  
کی کوئی انتہا نہیں رہتی اور ہم قلمی شہادت سے کہتے ہیں  
کہ یہ قوم ترقی کے میدان میں نکل آئی ہے اور وہ دونوں  
کہ یہ قوم کوئے سعادت پہنچائے۔ اے اللہ تو اس کی

چونکہ یہ قوم سرخ نقش کے لہرک ہی پہنچ چکی ہے اور اسکی  
ضرورتیں بھی مختلف ہیں۔ اور ان کا پورا کرنا ہمارے قومی  
دائرگنوں میں سے اخبارات کے ہاتھ میں ہے۔ میں نے  
اپنی لمبی سیاحت کے دوران میں دیکھا ہے کہ بعض  
اجباب بجاوٹ میں ضرورتوں کے ان اخبارات کو  
خریدتے ہیں جس میں عام طور پر دنیا کی خبریں ہوں اور  
قومی اخبارات کو بھی خریدتے ہیں۔ اگر ہمارے اخبارات  
دنیا کی عام تازہ خبروں کے لئے ایک یا دو صفحے خاص کر دیں  
تو ہم خرم و ہم ثواب کا مصداق ہو سکتے ہیں اور وہ اجباب  
بھی دوسرے اخبار کی خریداری بند کر دیں گے۔ کیونکہ جب  
گھر کے اخبارات اس کی کو پورا کر دیں گے۔ تو پھر باہر کی  
محتاجی کی حاجت نہ رہے گی اور وہ وہ یہ جو غیروں کے  
ہاں جاتا ہے کسی قومی کام پر آسانی صورت ہو سکیگا اور  
میں خاص کر اخبار بدین کو مخاطب کرتا ہوں کہ اُسے چلیے  
ایک یا دو صفحے دنیا کی عام خبروں کے لئے خاص کر دے  
اور اگر وہ موجودہ صفحات کو ان مضامین سے جن میں

نور انگریزی و قدس ہے بنی جماعت احمدیہ کے ممبرانہ تعالیٰ کے فضل سے  
دوسرے عالم بھی پڑھتے جاتے ہیں۔

درج ہوتے ہیں۔ کم نہ کرنا چاہیے اور مالی حالت بھی  
وجہ ازت نہ دے۔ تو ایک دو صفحوں کی زیادتی کے  
ساتھ خفیف سی قیمت بھی بڑا دے۔ کیونکہ مذاق ملکی  
بھی اخبار بینی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اس کا مانور کرنا  
ازیں ضروری و لا بدی ہے۔  
میں نے اس کو درود دل سے لکھا ہے خواہ اس کو  
سید ہار پڑھو یا اٹا۔ درود ہی درود پڑھا جاوے گا۔  
ابوسعید عربی از قادیان

## ڈاڑی

القول الطیب

مختلف قسم کی بیماریوں کا ذکر تھا۔ فرمایا۔  
جائے عبرت ڈاکٹروں کے واسطے عبرت کے نظارہ میں  
غایہ حاصل کرنے کے لئے بہت موقع ہوتا ہے قسم  
قسم کے بیمار آتے ہیں۔ بعض کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے  
جاتے ہیں۔ بعض کی ایسی حالت ہوتی ہے کہ شدت بیماری  
کے سبب کامن الاحیاء و کامن الاموات۔ نہ زندوں  
میں داخل نہ مردوں میں۔ لیکن ایسے نظاروں کو اکثر تکے  
ساتھ دیکھنے سے سخت دل ہی پیدا ہو جاتی ہے اور ضروری  
بھی ہے۔ کیونکہ نرم دل اور رفیق القلب ایسا کام نہیں  
کر سکتا کیونکہ سرجری کا کام بہت حساس کام ہے۔

فرمایا۔ اس زمانہ کے طانوں کو بھی  
اس زمانہ کے طان  
مردوں کے عبرت انگیز نظاروں کو  
بہت دیکھنا پڑتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ بھی سخت  
دل ہو گئے ہیں۔ کلکتہ میں ایک طان کا ذکر اخبار میں لکھا  
ہے کہ اس پر کسی قرضخواہ نے ناش کی۔ تو اُس نے  
جواب دے کر میں کہا کہ اصل کلکتہ کی صحت اچھی رہی  
اور لوگ بہت نہیں مرے۔ اس واسطے میں کچھ دے  
نہیں سکتا۔ البتہ بسبب فحط و دوبارہ اگلے سال لوگوں کے  
بہت مرنے اور معقول آمدنی حاصل ہونے کی امید ہے  
پھر قرضہ ادا کیا جائے گا۔

ایسا ہی اس جگہ دو طانوں کے درمیان جو بھائی تھے  
باہمی تازے ہوئے پرانے کے درمیان مسلمانوں کے  
گھروں کی تقسیم کر دی گئی۔ تو ایک طان اس بات پر ناراض ہوا  
کہ جو لوگ میرے حصے میں آئے ان کے قہر چوٹے  
میں امدان کے کفن پر ہے جو چادر اتارے گی۔ وہ چوٹی

ہوگی۔ اس قدر زالت ان لوگوں میں آگئی ہے۔ اس قدر  
کرے۔

ایک آیت کا ترجمہ  
فرمایا۔ آیت قرآنی۔ قد افلم من  
ذکھا۔ و قد خاب من دستھا۔ کا  
ترجمہ اردو میں ایک دفعہ سوچنا تھا۔ تو یہ شعر لکھا گیا ہے  
کوئی اُس پاک سے جو دل لگا دے  
کسے پاک آپ کو تب اُس کو پاوے

سچی منطق قرآن شریف میں ہے  
فرمایا۔ سید ہی احمد سچی اور سادہ  
مام فہم منطق وہ ہے جو

قرآن شریف میں ہے۔ اس میں کوئی چھیدگی نہیں۔ ایک سید ہی  
راہ ہے جو خدا تعالیٰ نے ہم کو سکھلا دی ہے۔ چاہے جو  
آدی اک شریف کو غور سے پڑھے۔ اس کے امر اور نہی کو خدا  
جدا دیکھ سکے اور اُس پر عمل کرے اور اسی سے وہ اپنے  
مذہب کو خوش کر لینگا۔ باقی مفسرین نے اور مفسرین نے جو  
اصطلاحیں بنائی ہیں وہ اکثر لوگوں کے واسطے ہموک کا موجب  
ہو جاتی ہیں کیونکہ ان میں پیچیدگی اور مشکلات ہیں۔ فرمایا  
ایک بزرگ نے جس پر ہم میں من رکھنے ہیں۔ کہ اس نے کسی  
نیک بیتی سے لکھا ہوگا۔ گو اُس کا قول صحیح نہیں ہے یہ لکھا  
ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کامل نہ تھے۔ کیونکہ ان کا چوک  
طور پر نزول نہ تھا۔ صرف مسعود تھا۔ اسی وجہ اُن سے بہت سی  
کراہتیں صادر ہوئیں۔ اگر نزول پورا ہوتا۔ تو کوئی کراہت صادر  
نہ ہوتی۔ اس قول میں بظاہر قرآنی ہے وہ ظاہر ہے۔ یہاں  
قول ہے کہ قرآن اور حدیث کے سراسر مخالفت ہے درحقیقت  
شیخ عبدالقادر جیلانی خدا تعالیٰ کے کامل بندہ میں سے  
تھے۔ اگر ان پر معجزات کے متعلق اعتراض کیا جاوے تو پھر  
یہ اعتراض تمام انبیاء پر وارد ہوتا ہے۔

یہ ان مفسرین کی غلط اصطلاحوں کی پیروی کا نتیجہ ہے  
جن کی تصدیق قرآن و حدیث سے نہیں ملتی۔

الہام ہول بھی جائے  
فرمایا۔ شاید ہی کوئی ایسی راہ  
گذرتی ہوگی جس میں کوئی نافرمانی  
آئندہ کے متعلق مجھے نہ دکھایا جاتا ہو۔ لیکن بہت سی باتیں  
میں تک پہنچ جاتی ہیں اور توفیق ہی نہیں ہوتی کہ انکو یہ  
وقت میں لکھ لیا جاوے۔ کہ پھر نہ بھولیں۔ اس میں  
حکمت آہی ہے وہ جس بات کو چاہے یاد رکھو تاکہ  
جس کو چاہے۔ پہلو اوٹنا ہے۔



چند ۱۱۱



## مفصل ذیل کتب دفتر سچائی و خیر ماؤ

**جنگ مقدس** مصنف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ  
آتم کا مبارک۔ اس میں ہمارے امام نے قرآن  
قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور  
قابل دید ہے۔ قیمت ۸

**الوصیۃ** مصنف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب لکھا  
ہے۔ اور مریدان کو دین و مرقہ ہستی کے متعلق ضروری  
ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲

**نور الدین** مصنف علامہ دوران حضرت حکیم الاتر  
دہرم ہال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں  
بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین  
اسلام کے لئے قیمت ہے۔ قیمت ۸

**غلامی اور عصمت انبیاء** ریویو آف ریلیجنز کے متفرق  
مضامین کو شیخ احمد دین صاحب  
پیشتر سابق ہیڈ نقشہ نویس شاد نے اجازت مدراجہ  
احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھاپا اس کا رفاہ میں برائے  
فروقت ارسال کیا ہے۔ متفرق مضامین کو یکجا طور پر  
بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

غلامی ۳۰ - عصمت انبیاء ۲۰

**البرہان الیقین**  
فی تائید المسیح

**حیرت کی حیرانی** مصنف ماسٹر عبد العزیز صاحب  
مسیح موعود کی تائید میں قیمت ۲۰  
**اختیار الاسلام** مصنف شیخ عبد الرحمن صاحب فہم  
آریہ مذہب کے رد میں ایک گھر کے پیدی  
کی تحریر قابل دید۔ حصہ سوم ۲۰

**برامین احمدیہ** یہ وہاں جواب کا تبسم جس نے تمام مذاہب باطلہ  
پر اتمام حجت کر دی اس کے دلائل قویہ پر اس نے  
رد پیر انعام مقرر ہے احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے سفید چوکن  
اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری پوری ہیں اس لئے  
ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا چاہیے بغیر کوئی نقد  
پر خوش خط چھاپی گئی ہے جلد ۲ - غیر مجلد صر  
دلائل کا نقد پر مبلکہ ۱۰

**درستین** مصنف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
حضرت اقدس کی آج تک کی تقریریں اس میں  
مذہب میں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے کہ پندہ جو  
تقریریں میں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

**ادعیۃ القرآن** مصنف اکمل آف گوئیکی  
قرآن مجید میں جس قدر دعائیں ہیں ان کا  
منظم ترجمہ اور ہر ایک نصید ہے جس میں حضرت مسیح کے  
تمام دعویٰ کی مدلل مذکور ہیں۔ قیمت ۸

**جام شہادت** مصنف جناب نائب صاحب مولوی  
عبد اللطیف صاحب کا جانشین مرشد قیمت  
۸  
**کامن احمدی** مصنف غلام رسول صاحب راجیک  
پنجاب قلم قیمت ۸

**آزاد کشمیری** طالب علموں کیلئے نہایت مفید ہے قیمت ۸  
**کامن احمدی** الادب و علم کے قیمت ۸

**سراج الحق** مصنف پیر سراج الحق صاحب  
حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ امام ابو حنیفہ  
کے مذہب کے رد ہے۔ بہت سی لطیف کجی ہیں۔ حصہ چہارم  
دیخیم۔ قیمت ۸

**نظم مستورا** مستورات کے لیے ہر قیمت ۸  
**شہادت آسمانی** مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
سورہ نفل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب  
کا جواب۔ قیمت ۸

**اسلام کی پہلی کتاب** مصنف ماسٹر عبد الرحمن صاحب فہم  
بچوں کے لئے نہایت مفید ہے  
قیمت ۲۰

**سلسلہ شہادین** مصنف مولانا مولوی محمد احسن صاحب دہلوی  
سورہ یسین سے پیشگوئی کے رنگ میں  
صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے  
واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے  
لغات روپے کو بھی گمان نہیں۔ قیمت ۸

**ریوئے صالحہ** مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
میں نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود  
کے وجود و باوجود کے لئے ضروری ہیں۔ قیمت ۲۰

**مجموعہ ازالہ الوسوس** قابل دید۔ مخالفین کے دین اعتراضات  
کے جواب اور چکر الہی کے ابن میا  
ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ قیمت ۲۰

**الکرم** مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی  
مدلل تائید۔ قیمت ۵

**اعجاز احمدی** مصنف منشی محمد اسماعیل صاحب دہلوی  
حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ۸

**یکچرا لاہور** جو حضرت مسیح موعود نے ایک بڑے مجمع لاہور میں  
اسلام کی خوبیوں پر دیا۔

## ضرورت نکاح

۵۔ مرد خان ملازم لڑکے محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت  
ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددنا ایک نیک  
اور لڑکھان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت آڈیٹر ۳۰

۶۔ سید محمد یوسف صاحب عمر ۳۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے مگر  
چھ سال ہوئے کہ ہنوز تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور  
نیک اسی جو کہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع  
کیا ہے اور کثیرہ زندگی اسی جگہ گزارنے کی نیت رکھتے ہیں زیادہ  
حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ آڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں  
۷۔ گوئیکی کا ایک خوش شکل ۲۰ سالہ احمدی کشمیکار۔ گجرات  
گجرات والہ۔ یا کوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس  
کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھے کریں۔

اکمل آف گوئیکی ضلع گجرات  
۱۰۔ میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کے  
واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بین شرائط لڑکا احمدی  
صحیح نسب مغل۔ انٹرنس پاس۔ عمر ۱۱ اور ۱۲ سال کے  
درمیان ہو۔

رافقہ من۔ در خط و کتابت معرفت آڈیٹر ۳۰

## اعلان

جلد احباب کو اطلاع ہو کہ میں نے قادیان میں اپنی دکان میں  
کلاہ۔ رنگی۔ پشادی۔ ریشمی دسوتی ہر قسم اور گرم کپڑا بوٹ  
وغیرہ اشیا رکھی ہے۔ قریباً پانچ سال سے یہ دکان میں  
کرتا ہوں اور اس میں میرا تجربہ ہو گیا ہے۔ اگر کوئی صاحب کوئی  
چیز منگوانا چاہیں تو وہ بلا تکلف منگوا سکتے ہیں نہایت راستی کو  
تمام معاملہ کیا جا دیگا اگر کوئی چیز ناپسند ہو تو واپس لے بجا دیگی۔  
لیکن فرح آمدورفت بڑھ کر دیکھا ہو گا۔ احمد نوز۔ مہاجر سوداگر کابلی  
از قادیان